

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP.1 ایس سی آر

ریاست اڑیسہ اور دیگران

بنام

وجے لکشمی آئل انڈسٹریز

18 ستمبر 1998

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور وی۔ این۔ کھارے، جسٹسز]

اڑیسہ صنعتی پالیسی قرارداد، 1989، حصہ دوم، شقیں 2.17، 7.2.3 اور 2.18۔

سیلز ٹیکس۔ چھوٹ۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتی یونٹس۔ 1986 کی پالیسی کے تحت قائم کی گئیں لیکن سیلز ٹیکس چھوٹ کے اہل نہیں ہیں۔ 1989 کی پالیسی کے تحت اہلیت۔ منعقد؛ صرف 1986 کی پالیسی کے چھوٹے پیمانے پر جاری یونٹس جو اہل تھے اور رعایت / مراعات حاصل کرتے تھے، تیار شدہ مصنوعات پر دو سال کی اضافی مدت کے لیے سیلز ٹیکس چھوٹ کے حقدار تھے۔ لہذا، مذکورہ یونٹس 7.2.3 شقوں کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کے حقدار نہیں ہیں۔ 1989 کی پالیسی۔ مذکورہ یونٹس 1989 کی پالیسی کے شق 2.18 کے تحت صنعت کو جاری نہیں رکھ رہی ہیں۔ لہذا، عدالت عالیہ نے دوسری صورت میں انعقاد کرنے میں غلطی کی۔ اڑیسہ انڈسٹریل پالیسی ریزولوشن، 1986 حصہ بی، توضیح (ایف)۔

سیلز ٹیکس۔ شق 7.1.1۔ چھوٹ کے تحت۔ چھوٹے پیمانے پر صنعتی یونٹس۔ آئی پی آر 1986 کے تحت قائم کیے گئے لیکن آئی پی آر 1989 کے تحت پیداوار شروع کی گئی۔ اہلیت۔ منعقد؛ صرف وہی نئے یونٹس جو آئی پی آر 1989 کے تحت قائم کیے گئے ہیں حصہ 1 شقیں 7.1.1 کے تحت استثنیٰ کے اہل ہیں۔ لہذا، یونٹس سیلز ٹیکس میں چھوٹ کے اہل نہیں ہیں۔

سیلز ٹیکس- چھوٹ- چھوٹے پیمانے کی صنعتی یونٹس- آئی پی آر 1986 کے تحت قائم کی گئیں لیکن آئی پی آر 1989 کے تحت صنعتی عمل شروع کی- ریاستی حکومت کے نوٹیفیکیشن مورخہ 23.4.1976-مد 30- ایف ایف (جیسا کہ نوٹیفیکیشن مورخہ 16.8.1990 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے)- 10 ایم ٹی سے زیادہ کی صلاحیت رکھنے والی صنعتوں کے لیے صنعتی عمل شروع ہونے کی تاریخ سے سات سال کی مدت کے لیے چھوٹ فراہم کی گئی- منعقد: وی نے کہا کہ نوٹیفیکیشن کو آئی پی آر 1989 کے ساتھ پڑھنا ہوگا- لہذا، صرف وہی یونٹس جن کی گنجائش 10 ایم ٹی سے زیادہ ہے اور جو آئی پی آر 1989 کے تحت قائم کی گئی تھیں، مد 30- ایف ایف کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کے اہل ہیں- لہذا، آئی پی آر 1986 کے تحت قائم کردہ یونٹس سیلز ٹیکس چھوٹ کے حقدار نہیں ہیں۔

صنعتی پالیسی کی قراردادیں- اعتراض اور مقصد- منعقد: ریاست کے اندر قائم ہونے والی صنعتوں کو رعایت/مرامات دے کر ریاست میں صنعت کاری کی ترقی کو برقرار رکھنا اور بڑھانا۔

مدعا علیہ نے ایک صنعت قائم کی اور 17.7.1989 پر مقررہ سرمایہ (زمین، عمارت، پلانٹ اور مشینری) میں پہلی سرمایہ کاری کی جب انڈسٹریل پالیسی ریزولوشن (آئی پی آر)، 1986 فعال تھی۔ جواب دہندہ نے 10 ایم ٹی سے زیادہ کی ان پٹ صلاحیت کے ساتھ 9.6.1990 پر تجارتی صنعتی عمل کا آغاز کیا جب آئی پی آر 1989 فعال تھا۔

آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت/مرامات کے لیے مدعا علیہ کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ مدعا علیہ نے مذکورہ مسترد کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ آئی پی آر 1989 کے حصہ دوم (شق 7.2) کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا اہل ہے کیونکہ مدعا علیہ یونٹ ایک جاری صنعت ہے کیونکہ یہ آئی پی آر 1989 کی شق 2.18 کے تحت آتا ہے اور اپیل گزاروں کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کو سیلز ٹیکس چھوٹ کا سرٹیفکیٹ جاری کریں۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ آئی پی آر 1986 کی جاری چھوٹی صنعتی یونٹس جو بصورت دیگر پانچ سال کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس چھوٹ کے اہل تھیں، انہیں صرف اضافی 2 سال کے لیے یعنی شق 2.2 کے تحت تمام 7 سالوں میں مراعات حاصل کرنے کی اجازت تھی۔ 2 آئی پی آر 1989 اور چونکہ مدعا علیہ یونٹ آئی پی آر 1986 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا اہل نہیں تھا اس لیے وہ آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار نہیں تھا۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ چونکہ مدعا علیہ یونٹ نے 9.6.1990 پر تجارتی صنعتی عمل شروع کی ہے، اس لیے وہ حصہ-1 شق 1 کے تحت سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا حقدار ہے۔ 1 آئی پی آر 1989؛ اور یہ کہ 16.8.1990 کے نوٹیفکیشن کے پیش نظر جس میں 23.4.1976 کے استثنیٰ نوٹیفکیشن کے تحت مدعا علیہ 30-ایف ایف میں ترمیم کی گئی ہے، مدعا علیہ یونٹ مذکورہ ترمیم شدہ نوٹیفکیشن کے تحت تجارتی صنعتی عمل کی تاریخ سے سات سال کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہونے کا حقدار تھا۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے

منعقدہ 1.1: عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ یونٹ انڈسٹریل پالیسی ریزولوشن (آئی پی آر) 1989 کی شق 2.18 کے تحت ایک مسلسل یونٹ ہے، حقیقتاً غلط ہے۔ آئی پی آر 1989 کی شق 2.18 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی صنعتی اکائی جہاں مقررہ سرمایہ انویسٹمنٹ 1.8.1980 کو یا اس کے بعد اور 1.4.1986 سے پہلے شروع ہوئی ہو اسے "1980 کی پالیسی کی مسلسل صنعت" کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، مدعا علیہ نے 17.7.1989 پر مقررہ سرمایہ (زمین، عمارت، پلانٹ اور مشینری) میں پہلی سرمایہ کاری کی اور اس طرح یہ آئی پی آر 1986 تو ضیعات کے تحت ہوگی اور "1986 کی پالیسی کی مسلسل صنعت" کی توضیح کے تحت آئے گی جیسا کہ آئی پی آر 1989 کی شق 2.17 میں بیان کیا گیا ہے اگر وہ اہلیت کے معیار کو پورا کرتا ہے۔

[664-سی-ڈی]

1.2- آئی پی آر 1989 کی شق 123 کے سادہ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ 1986 کی پالیسی کے صرف وہ چھوٹے پیمانے پر جاری یونٹس جو رعایت/مرامات حاصل کرنے کے اہل تھے اور جنہیں مزید پانچ سال کے لیے ایسی رعایت ملی ہے، انہیں تیار شدہ مصنوعات پر سیلز ٹیکس سے دو سال کی اضافی مدت کے لیے چھوٹ دی جائے گی۔ اگرچہ مدعا علیہ نے اپنا یونٹ 17.7.1989 پر قائم کیا تھا، لیکن وہ آئی پی آر 1986 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت/مرامات حاصل کرنے کا اہل نہیں تھا کیونکہ یہ آئی پی آر 1986 کے پارٹ بی توضیح (ایف) کی شق کے مطابق ان پٹ صلاحیت سے قطع نظر رعایت/مرامات کی منظوری کے لیے "نااہل فہرست" میں تھا۔ اس طرح، 7.2.3 شقوں کے پیش نظر۔ مدعا علیہ یونٹ 1986 کی پالیسی کی مسلسل اکائی کے طور پر آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت/مرامات کے فائدے کا حقدار نہیں تھا۔ [665-بی-سی]

2.1- حصہ اول، 7.1.1 شقوں کے تحت آئی پی آر 1989 کے تحت صرف وہی نئی صنعتیں جو آئی پی آر 1989 کے تحت قائم کی گئی تھیں، رعایت/مرامات کی حقدار تھیں۔ لہذا، مدعا علیہ یونٹ، جو آئی پی آر 1986 کے تحت قائم کیا گیا تھا لیکن جس نے آئی پی آر 1989 کے فعال ہونے پر 9.6.1990 پر صنعتی عمل شروع کی تھی، سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار نہیں ہے۔ [D-665]

2.2- مدعا علیہ کی طرف سے مذکور نوٹیفیکیشن کو آئی پی آر 1989 پالیسی کے ساتھ پڑھنا پڑتا ہے کیونکہ سیلز ٹیکس چھوٹ سے متعلق ریاستی حکومت کے نوٹیفیکیشن میں وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی صنعتی پالیسی میں تبدیلیوں کے حوالے سے ترمیم کی جاتی ہے، جو صنعتی پالیسی قرار دادوں میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 10 ایم ٹی سے زیادہ صلاحیت کی آئل ملز کو ان صنعتوں کی فہرست میں دکھایا گیا تھا جو سیلز ٹیکس سے چھوٹ حاصل کرنے کے اہل ہیں، لیکن یہ ترمیم ان صنعتوں سے متعلق ہے جنہوں نے آئی ڈی 2 کے بعد سرمایہ کاری شروع کی ہے جو کہ آئی پی آر 1989 کی سٹر تاریخ ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، ریسپونڈنٹ یونٹ 1.12.1989 سے پہلے قائم کیا گیا تھا جب آئی پی آر 1986 فعال تھا۔ لہذا مدعا علیہ اکائی کو آئی پی آر 1989 کے تحت ایک نئی اکائی کے طور پر نہیں مانا جاسکتا اور 10 ایم ٹی سے زیادہ پیداوار والی آئل ملوں کو سیلز ٹیکس سے چھوٹ دینے کا نوٹیفیکیشن، مدعا علیہ اکائی پر لاگو نہیں تھا جو کہ 1986 کے آئی پی آر کے تحت ایک اکائی ہے۔ [666-اے-سی]

3۔ ریاست کی طرف سے صنعتی پالیسی قراردادیں جاری کرنے کا بنیادی مقصد ریاست کے اندر قائم ہونے والی صنعتوں کو رعایت و مراعات دے کر ریاست میں صنعت کاری کی ترقی کو برقرار رکھنا اور بڑھانا ہے۔ [662-جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 364 وغیرہ۔

1992 کے او۔جے۔سی۔ نمبر 7377 میں اڈیسہ عدالت عالیہ کے مورخہ 15.4.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی۔ این۔ مشرا، آر۔ بی۔ مسعود کراے۔ کے۔ گپتا اور فرخ رشید۔

جواب دہندگان کے لیے دشینت اے۔ دیو، مس بینا گپتا، راجھی رے اور ریش سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

وی این کھرے، جسٹس۔ اجازت دے دی گئی۔

شہری اپیلوں کے اس گروپ کو اڈیسہ کی عدالت عالیہ کے الگ الگ فیصلوں اور احکامات کے خلاف ہدایت دی گئی ہے جس کے تحت عدالت عالیہ نے جواب دہندگان کی طرف سے دائر تحریری درخواستوں کی اجازت دی ہے، اور یہاں اپیل گزاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ریاست اڈیسہ کی طرف سے جاری کردہ صنعتی پالیسی قرارداد 1989 (مختصر طور پر آئی پی آر 1989) کے تحت جواب دہندگان کے حق میں ضروری سبیلز ٹیکس چھوٹ کا سرٹیفکیٹ جاری کریں۔ چونکہ اپیلوں کے اس گروپ میں حقائق اور قانون کے مشترکہ سوالات شامل ہیں، اس لیے ہم معروف مقدمے دیوانی اپیل نمبر 364/94 کے حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے ان اپیلوں کا فیصلہ کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔

ریاست اڈیسہ، یہاں اپیل کنندہ نمبر 1، وقتاً فوقتاً آئی پی آر جاری کرتی رہی ہے اور موجودہ کیس کے مقصد کے لیے ہم آئی پی آر 1986 اور آئی پی آر 1989 سے متعلق ہیں۔ ریاست اڈیسہ کی طرف سے آئی پی آر جاری کرنے کا بنیادی مقصد اس کی ریاست کے اندر قائم ہونے والی صنعتوں کو رعایت و مراعات دے کر ریاست میں صنعت کاری کی ترقی کو برقرار رکھنا اور بڑھانا تھا۔ ان پالیسی قرار دہوں میں سے ہر ایک کی ایک کٹ آف ڈیٹ ہوتی ہے جسے "ثر تاریخ" کہا جاتا ہے اور یہ اگلی پالیسی قرار داد کے اعلان تک درست رہی، سوائے اس کے کہ نئے آئی پی آر نے سابقہ پالیسی قرار دادوں تو ضیعات کو جاری رکھنے کی اجازت دی۔ اس طرح کی قرار دادوں میں، صنعتوں کے کچھ زمروں کو آئی پی آر میں فراہم کردہ رعایت و مراعات کے دائرہ کار سے باہر رکھا گیا تھا۔ صرف وہی صنعتیں سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت و مراعات کی حقدار تھیں جو آئی پی آر تو ضیعات کے فریم ورک کے اندر قائم کی گئی تھیں۔ وہ صنعتیں جو مذکورہ آئی پی آر کے دائرہ کار میں نہیں آتی تھیں وہ ایک آئی پی آر کی آپریٹو مدت کے دوران سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت و مراعات کی حقدار نہیں تھیں اور اس طرح بعد کے آئی پی آر کے تحت فوائد حاصل نہیں کر سکتیں۔

موجودہ معاملے میں، مدعا علیہ، میسرز و بے لکشمی آئل انڈسٹریز نے 17.7.89 پر مقررہ سرمایہ (زمین، عمارت، پلانٹ اور مشینری) پر پہلی سرمایہ کاری کی جب آئی پی آر 1986 فعال تھا۔ آئی پی آر 1989 مورخہ 1.12.89 پر نافذ ہوا۔ یہاں مدعا علیہ نے 9.6.90 پر تجارتی صنعتی عمل کا آغاز کیا جب آئی پی آر 1989 فعال تھا۔ مدعا علیہ نے آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت و مراعات کے لیے درخواست دائر کی لیکن اسے جنرل منیجر، ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سینٹر، بالاسور (اپیل نمبر 3) نے ایک حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا۔ ایسے حالات میں مدعا علیہ کو مطلع کیا گیا کہ اس کا یونٹ آئی پی آر 1986 کا ہے اور مذکورہ آئی پی آر کے تحت اس کا یونٹ خام مال کی خریداری یا اپنی تیار شدہ مصنوعات کی فروخت پر سیلز ٹیکس چھوٹ حاصل کرنے کا اہل نہیں ہے اور اس لیے مدعا علیہ آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس رعایت کا حقدار نہیں ہے۔

اس کی وجہ سے مدعا علیہ نے اڈیسہ عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری درخواست دائر کی جس میں اس حکم کو چیلنج کیا گیا جس کے تحت جنرل منیجر، ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سینٹر، بالاسور نے آئی پی آر 1989 کے تحت اسے سیلز ٹیکس میں چھوٹ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر تحریری

درخواست کو منظور کرتے ہوئے، یہاں اپیل گزاروں کو ہدایت جاری کی کہ وہ مدعا علیہ کے حق میں سیلز ٹیکس چھوٹ کا سرٹیفکیٹ جاری کریں۔ ناراض، اپیل کنندگان اسپیشل لیو پٹیشن دائر کر کے اس عدالت میں آئے ہیں۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ مدعا علیہ جو آئل مل ہے، ان پٹ کی صلاحیت سے قطع نظر، آئی پی آر 1986 کے مدنی-توضیح (ایف) کے تحت آئی پی آر 1986 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں آئی پی آر رعایت مراعات کے لیے نااہل ہے اور اس طرح وہ آئی پی آر 1989 کے تحت کوئی رعایت مراعات حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ اپنے دلائل کی وضاحت کرتے ہوئے، ماہر وکیل نے مزید دلیل دی کہ 1986 کی پالیسی کی جاری چھوٹی صنعتی یونٹس جو بصورت دیگر 5 سال کی مدت کے لیے تیار شدہ مصنوعات پر سیلز ٹیکس چھوٹ کے اہل تھیں، انہیں صرف اضافی 2 سال یعنی 1989 کی پالیسی کی شق 7 کے تحت تمام 7 سالوں میں مراعات حاصل کرنے کی اجازت تھی۔ 2 آئی پی آر 1989 کا نظریہ اور تحریری درخواستوں کی اجازت دینے میں عدالت عالیہ کا نظریہ غلط ہے۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل کے دلائل کی تشہیر کرنے سے پہلے، تحریری درخواست کی اجازت دینے میں عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی استدلال کی جانچ کرنا ضروری ہے کیونکہ ہمارے سامنے پیش کردہ دلائل عدالت عالیہ کے سامنے اس فارم میں سختی سے پیش نہیں کیے گئے تھے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہ آئی پی آر 1989 کے حصہ دوم (شق 7.2) کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا اہل ہے اس حقیقت کے پیش نظر کہ مدعا علیہ کا یونٹ ایک مسلسل صنعت تھا کیونکہ یہ آئی پی آر 1989 کی شق 2.18 کے تحت آتا ہے اور دوسرا یہ کہ یونٹ کی ان پٹ صلاحیت 10 ایم ٹی فی دن/فی 8 گھنٹے سے زیادہ ہے۔ شفٹ، مدعا یونٹ سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار تھا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ کہ مدعا علیہ یونٹ آئی پی آر 1989 کی شق 2.18 کے تحت ایک جاری یونٹ ہے، حقیقتاً غلط ہے۔ آئی پی آر 1989 کی شق 2.18 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی صنعتی اکائی جہاں مقررہ سرمایہ انویسٹمنٹ 1.8.80 کو یا اس کے بعد اور 1.4.86 سے پہلے شروع ہوئی ہو اسے "1980 کی پالیسی کی جاری صنعت" کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، مدعا علیہ نے 17.7.89 پر مقررہ سرمایہ (زمین، عمارت، پلانٹ یا مشینری) میں پہلی سرمایہ کاری کی اور اس طرح یہ آئی پی آر 1986 توضیحات کے تحت ہوگی اور "1986 کی پالیسی کی مسلسل صنعت" کی توضیح کے

تحت آئے گی جیسا کہ آئی پی آر 1989 کی شق 2.17 میں بیان کیا گیا ہے اگر وہ اہلیت کے معیار کو پورا کرتا ہے۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل کے دلائل پر آتے ہوئے، آئی پی آر 1989 کی متعلقہ توضیحات جائزہ لینا ضروری ہے۔ آئی پی آر 1989 دو حصوں میں ہے۔ جبکہ حصہ اول 1989 کی پالیسی کے تحت قائم کی گئی نئی صنعتوں کو سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت / مراعات سے متعلق ہے، حصہ دوم 1986 کی پالیسی کی صنعتوں کو جاری رکھنے کے لیے رعایت / مراعات سے متعلق ہے۔ شق 7.2.3 آئی پی آر 1989 کے حصہ دوم کے تحت آنے والی 1986 کی پالیسی کے چھوٹے پیمانے پر جاری یونٹس کو 1986 کی پالیسی کے تحت اجازت دی گئی پانچ سال سے زیادہ دو سال کی اضافی مدت کے لیے تیار شدہ مصنوعات پر سیلز ٹیکس سے چھوٹ کی اجازت ہوگی، یعنی تمام سات سالوں میں شق 7.2.3 آف 1989 کی پالیسی مندرجہ ذیل ہے:

”7.2.3 تیار شدہ مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ / موخر 1986 کی پالیسی کے چھوٹے پیمانے پر جاری یونٹوں کو 1986 کی پالیسی میں اجازت دی گئی 5 سال سے زیادہ یعنی تمام 7 سالوں میں 2 سال کی اضافی مدت کے لیے تیار مصنوعات پر سیلز ٹیکس سے چھوٹ کی اجازت ہوگی۔ 1986 کی پالیسی کی درمیانے اور بڑے پیمانے پر جاری رہنے والی اکائیوں کو، 1986 کی پالیسی کے تحت تیار شدہ مصنوعات پر سیلز ٹیکس سے متعلق مراعات کے بدلے، ایسی مراعات کی اجازت دی جائے گی جو شتر تاریخ کے بعد حصہ - 1 کے تحت متعلقہ نئی صنعتی اکائیوں پر لاگو ہوتی ہیں۔“

مذکورہ بالا شق کے سادہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ 1986 کی پالیسی کی صرف وہ چھوٹے پیمانے پر جاری یونٹس جو رعایت / مراعات حاصل کرنے کے اہل تھے اور جنہیں مزید پانچ سال کے لیے ایسی رعایت ملی ہے، انہیں دو سال کی اضافی مدت کے لیے تیار مصنوعات پر سیلز ٹیکس سے چھوٹ دی جائے گی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اگرچہ مدعا علیہ نے 17.7.89 پر اپنا یونٹ قائم کیا، لیکن وہ آئی پی آر 1986 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت / مراعات حاصل کرنے کا اہل نہیں تھا کیونکہ وہ آئی پی آر 1986 کے پارٹ بی توضیح (f) کی شق کے مطابق ان پٹ صلاحیت سے قطع نظر رعایت / مراعات کی منظوری کے لیے ”نااہل

فہرست" میں تھا۔ اس طرح، شق 7.2.3 کے پیش نظر۔ مدعا علیہ کی اکائی 1986 کی پالیسی کی ایک مسلسل اکائی کے طور پر آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت / مراعات کے فائدے کی حقدار نہیں تھی اور یہ یہاں ہے کہ عدالت عالیہ مدعا علیہ کی اکائی کو آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کے فائدے کی حقدار سمجھ کر غلطی کا شکار ہو گئی۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ مدعا علیہ کی اکائی نے 9.6.90 پر تجارتی صنعتی عمل شروع کی ہے، اس لیے وہ حصہ اول کی شق 7.1.1 آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار ہے۔ تعلیم یافتہ وکیل کی یہ دلیل مکمل طور پر غلط ہے۔ حصہ اول شق 7.1.1 آئی پی آر 1989 کے تحت صرف وہی نئی صنعتیں جو آئی پی آر 1989 کے تحت قائم کی گئی تھیں، رعایت / مراعات کی حقدار تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حصہ دوم کے تحت، 1986 کی پالیسی کی صرف اہل جاری صنعتیں ہی مزید دو سال کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس چھوٹ کی حقدار تھیں۔ مدعا علیہ یونٹ 1986 کی پالیسی کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ حاصل کرنے کے لیے نااہل ہونے کی وجہ سے اسے آئی پی آر 1989 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کے حق سے خارج کر دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کے ماہر وکیل نے پھر زور دیا کہ 23.4.76 کے استثنیٰ کے نوٹیفکیشن میں ترمیم کرنے والے 16.8.90 کے نوٹیفکیشن کے پیش نظر، مدعا علیہ کا یونٹ تجارتی صنعتی عمل کی تاریخ سے سات سال کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا حقدار ہے اور مزید، مدعا علیہ صنعت سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار ہے، مذمبہ 30 ایف ایف کے کالم ہائی فقرہ کے مطابق، 10 ایم ٹی سے زیادہ کی ان پٹ صلاحیت رکھنے والی آئل ملوں کو بھی سیلز ٹیکس چھوٹ کے حقدار صنعتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا جو پہلے اس طرح کی چھوٹ کے حقدار نہیں تھے۔ تعلیم یافتہ وکیل نے آئی پی آر 1989 کے ضمیمہ - 1 کا بھی حوالہ دیا کیونکہ مدعا علیہ کا یونٹ جس میں 10 ایم ٹی سے زیادہ ان پٹ کی گنجائش ہے، سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا حقدار تھا۔ مدعا علیہ کے لیے ماہر وکیل کی طرف سے حوالہ کردہ نوٹیفکیشن کو آئی پی آر 1989 پالیسی کے ساتھ پڑھنا پڑتا ہے کیونکہ سیلز ٹیکس چھوٹ سے متعلق ریاستی حکومت کے نوٹیفکیشن میں وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی صنعتی پالیسی میں تبدیلی کے حوالے سے ترمیم کی جاتی ہے، جو صنعتی پالیسی قراردادوں میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 10 ایم ٹی سے زیادہ کی آئل ملز کو ان صنعتوں کی فہرست میں دکھایا گیا تھا جو سیلز ٹیکس سے چھوٹ حاصل کرنے کے اہل ہیں،

لیکن یہ ترمیم ان صنعتوں سے متعلق ہے جنہوں نے آئی ڈی 2 کے بعد سرمایہ کاری شروع کی ہے جو کہ آئی پی آر 1989 کی تاریخ ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ریسپونڈنٹ یونٹ 1.12.1989 سے پہلے قائم کیا گیا تھا جب کہ آئی پی آر 1986 فعال تھا، اس لیے ریسپونڈنٹ یونٹ کو آئی پی آر 1989 کے تحت نئی یونٹ کے طور پر نہیں مانا جاسکتا اور 10 ایم ٹی سے زیادہ پیداوار والی آئل ملوں کو سیلز ٹیکس سے چھوٹ دینے کا نوٹیفکیشن، ریسپونڈنٹ یونٹ پر لاگو نہیں تھا جو کہ 1986 کے آئی پی آر کے تحت ایک یونٹ ہے۔ چونکہ مدعا علیہ یونٹ آئی پی آر 1986 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کی شکل میں رعایت حاصل کرنے کا اہل نہیں تھا، اس لیے یہ آئی پی آر 1989 کے حصہ دوم کے تحت 1986 کی پالیسی کا ایک مستقل یونٹ نہیں تھا اور اس کے علاوہ آئی پی آر 1989 کے تحت کوئی نئی صنعت نہیں تھی، کیونکہ اس طرح وہ نوٹیفکیشن تاریخ 1 کے تحت سیلز ٹیکس چھوٹ کا حقدار نہیں تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہماری رائے ہے کہ مدعا علیہ کی تحریری درخواست کی منظوری دینے میں عدالت عالیہ کا فیصلہ اور حکم قانون میں پائیدار نہیں ہے۔ ہم، اس کے مطابق، متنازعہ فیصلوں کو الگ کرتے ہیں اور ایپلوں کی منظوری دیتے ہیں۔ جواب دہندگان کی طرف سے دائر کی گئی تینوں تحریری درخواستیں مسترد ہو جائیں گی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

ایپلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔